سودی رقم کھانے پینے کی اشیا کے علاوہ کام میں خرچ کرنا

مجیب: مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1965

تاریخ اجراء: 18ربیع الثانی1446ھ/22اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا سود میں حاصل ہونے والی رقم ہم کھانے پینے کی اشیا میں خرچ کرنے کے علاوہ کسی اور چیز میں خرچ سکتے ہیں؟ جیسے بجلی و پانی کا بل، گھر میں استعمال ہونے والی اشیا، گاڑی کے لئے پیٹرول، گھر کا ٹیکس، گھر میں گیزر وغیرہ لگوانے جیسے کاموں میں یہ رقم لگا سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی نہیں! سودی رقم کسی بھی طرح ذاتی استعمال میں نہیں لا سکتے، کہ سود ناجائز و حرام اور اس سے حاصل ہونے والا مال، مالِ حرام ہوتا ہے جسے ذاتی استعمال میں لانا جائز نہیں، نیز سودی معاملہ ختم کرکے اس سے توبہ کرنا اور توبہ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس حرام مال سے چھٹکارا حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں کہ یا تو ڈائریکٹ ہی اس مال کو بغیر ثواب کی نیت کے کسی شرعی فقیر یعنی مستحق زکوٰۃ کو دے دیا جائے یا جس سے وہ مال لیا ہو، اسے واپس کردیں اور اگر وہ زندہ نہ ہو تو اس کے ورثاء کو دے دیں اور یہی بہتر ہے۔

سودی رقم کے متعلق حکم شرع کی وضاحت کرتے ہوئے امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”یہی حکم سود وغیرہ عقودِ فاسدہ کا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں جس سے لیا بالخصوص انہیں واپس کرنا فرض نہیں بلکہ اسے اختیار ہے کہ اسے واپس دے خواہ ابتداءً تصدق کردے۔۔۔ ہاں جس سے لیا انہیں یا ان کے ورثہ کو دینا یہاں بھی اولیٰ ہے۔“ (فتاوی رضویہ۔ملتقطاً، جلد23، صفحہ541،542، رضا فاونڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ایک سوال میں سود کا پیسہ صدقات و خیرات بالخصوص تعمیر مسجد میں لگانے کے متعلق سوال ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”سود حرامِ قطعی ہے اور اس کی آمدنی حرامِ قطعی اور خبیثِ محض ہے۔۔۔ زرِ حرام والے کو یہ حکم ہوتا ہے کہ جس سے لیا اسے واپس دے وہ نہ رہا اس کے وارثوں کو دے پتہ

نہ چلے تو فقراء پر تصدق کرے یہ تصدق بطور تبرع واحسان وخیرات نہیں بلکہ اس لئے کہ مالِ خبیث میں اسے تصرف حرام ہے اوراس کا پتہ نہیں جسے واپس دیا جاتا لہٰذا دفع خبث وتکمیل توبہ کے لئے فقراء کو دینا ضرور ہوا اس غرض کے لئے جو مال دفع کیا جائے وہ مساجد وغیرہ امور خیر میں صرف کہ خبیث ہے اور یہ مواضع خبیث کا مصرف نہیں، ہاں فقیر اگر لے کر بعدِ قبول وقبضہ اپنی طرف سے مسجد میں دے دے تو مضائقہ نہیں۔" (فتاوی رضویہ۔ملتقطاً، جلد17، صفحہ352، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net